# حضرت کعب بن مالک......ایک بلند پایہ شاعر

ڈاکٹر شمیم روشن آرا، سینئر ایڈیٹر کم اسسٹنٹ پروفیسر، اُردو انسائیکلو پیڈیا آف اسلام، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

## ABSTRACT

Hazart kaa`b Bin Malik is called the poet of the Prophet Hazart Muhammad (peace be upon him). He Was a famous poet. His poetry had acquired fame in his youth. He had been blessed with honour of defending the prophet (peace be upon him) and muslims by sword and pen. Hazart Muhmamad (peace be upon him) praised his poetry and Liked to hear it some times.

حضرت کعبؓ بن مالک کا شمار اپنے زمانہ کے اہم ترین شعرا میں ہوتا ہے۔ ان کو بیک وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلیل القدر صحابی اور شاعر رسول ہونے کا شرف حاصل ہے۔ مخضرمی شاعر ہیں زمانہ جاہلیت میں بھی مشہور شاعر تھے اور زمانہ اسلام میں بھی[۱]۔ اسی بنا پر ابن کثیر آپ کو ''شاعر اسلام'' کہتے ہیں[۲]۔ ابن سیرین نے ''شاعر رسول'' کے لقب سے نوازا ہے[۳] اور اجہی ''شاعر مجید'' کے نام سے پکارتے ہیں[۴]۔

ان کی شاعرانہ عظمت اس سے ظاہر ہوتی ہے کہ انہوں نے اپنے کلام میں عربی زبان و بیان کی نزاکتیں، لطافتیں اور ندرتیں پیش کی ہیں اور جس طرح اصناف سخن پر طبع آزمائی کر کے اپنی خداداد صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا ہے وہ انہی کا حصہ ہے۔

عرب زبان و ادب پر قدرت و صلاحیت اور فہم و ادراک پر اپنا حق سمجھتے تھے۔ ان کے نزدیک تحریر و بیان، شعر و شاعری انہی کی قوم کا حصہ تھی، باقی تمام اقوام کو عجم کے لفظ سے یاد کرتے۔ حضرت کعبؓ بن مالک میں بھی عربوں کی یہ تمام خصوصیات موجود تھیں اور شعر و شاعری پر مکمل عبور حاصل تھا۔

جب حضرت کعبؓ نے دنیا میں آنکھ کھولی اس وقت قبائلی جنگوں اور لڑائیوں کا زمانہ تھا۔ اولین آواز جو کعبؓ کی سماعت سے ٹکرائی وہ گھوڑوں کی ہنہناہٹ، تلواروں کی جھنکار، زخمیوں کی چیخیں، فخریہ گیت، مرثیوں کے بول، ماؤں کے نوحے اور یتیموں کی آہ و بکا تھی۔ اس ماحول کے علاوہ اپنے والد کعب بن ابی کعب جو کہ مشہور شاعر تھے، کے اشعار سنے اپنے چچا قیس بن ابی کعب کے اشعار سے محظوظ ہونے کا موقع بھی ملا جن کو لڑائی کا منظر اشعار میں محفوظ کرنے کا ملکہ حاصل تھا۔ اس ساری فضا کو دیکھتے ہوئے اس بات پر تعجب نہیں ہوتا کہ بڑے ہو کر حضرت کعبؓ بن مالک تلوار کے دہنی ہونے کے ساتھ ایک بلند پایہ شاعر بھی بن گئے۔ ماحولیاتی اور موروثی عوامل کے علاوہ حضرت کعبؓ بن مالک کے بلند پایہ شاعر بننے میں ان کی اپنی محنت کا بھی دخل ہے۔ آپؓ نے شاعر بننے کے لیے اپنے آباؤ اجداد کے کارناموں کو سینہ سے لگا کر آگے بڑھنے کی کوشش نہیں کی بلکہ اپنے آپ کو

بلند مقام تک پہنچانے کے لیے انتھک محنت کی اور یہ آپؓ کی انتہائی محنت کا ہی نتیجہ ہے کہ آپ کی شہرت دور ونزدیک پھیل گئی۔ جب آپؓ عقبہ ثانیہ کے موقع پر براءؓ بن معرور کے ہمراہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت عباسؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ کا تعارف کرایا تو انہوں نے فوراً کہا ''الشاعر'' ۵؎ یعنی وہی کعب جو شاعر ہیں۔ اس واقعہ سے ظاہر ہوتا ہے شاعر ہونے کی حیثیت سے ان کی شہرت دور دراز تک پھیل چکی تھی۔ بغدادی اپنی کتاب ''خزانۃ الادب'' میں آپ کی زمانہ جاہلیت کی شہرت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''وہ شاعری میں بہت مشہور ومعروف تھے اور انہوں نے زمانہ جاہلیت میں ہی شعر گوئی پر غلبہ حاصل کر لیا تھا۔'' ۶؎

زمانہ جاہلیت کے ساتھ ساتھ انہوں نے زمانہ اسلام میں بھی شہرت حاصل کی اور ''شاعر رسول'' کے لقب سے نوازے گئے۔ قرآن مجید کے نزول کے بعد عربوں نے اپنا پسندیدہ اسلوب ثقیل ومشکل الفاظ، نادر تراکیب اور غیر شائستہ انداز کو ترک کر کے عام فہم، آسان، شائستہ اور سہل ممتنع قسم کا اسلوب اختیار کیا۔ ایسے میں حضرت کعبؓ بن مالک جو اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شدید محبت کرتے تھے، قرآن کے معجزانہ اسلوب سے کیونکر متاثر نہ ہوتے۔ لہٰذا اسلام آنے کے بعد اور قرآن مجید کے نازل ہونے کے بعد ان کا اسلوب بیان بھی سلیس، آسان اور شائستہ ہو گیا۔

حضرت کعبؓ کا شمار سیر الشعراء میں ہوتا ہے۔ ان کا کلام خوبصورت بندشوں، پاکیزہ الفاظ، مناسب اسلوب، ایمان و اہل اسلام اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے لبریز ہے۔ آپؓ کے اشعار چراغ کی مانند ہیں جو بھٹکے ہوئے مسافر کو صحیح راستہ کی نشاندہی کرتا ہے۔ آپؓ کا کلام پاکیزگی، ایجاز الفاظ، وعظ وتلقین سے پر ہے ان اشعار میں صداقت، سنجیدگی، عقل مند اور دانائی کی باتوں سے رغبت کا اظہار ہوتا ہے۔ فحش وعریاں الفاظ سے پرہیز کرتے ہیں، فضول امور زیر بحث نہیں لاتے، آپؓ کا کلام روح پر اثر انداز ہونے والا ہے۔ غرابت الفاظ، تعقید لفظی ومعنی، مشکل پسند اسلوب بیان کی پیچیدگی، طرزِ نگارش میں دقت اور دیگر ادبی نقائص وعیوب سے پاک ہے۔ قرآن وسنت کی تعلیمات کی روشنی میں اشعار کہتے ہیں۔ لایعنی اور لغو باتوں سے پرہیز کرتے ہیں۔ ان کی شاعری کو اخلاقی شاعری کہا جاسکتا ہے۔ آپؓ کو اللہ اور رسول سے شدید محبت تھی۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ کی ذات پر فخر کرتے ہوئے ایک شعر کہا۔ جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اے کعب تیرا رب نہیں بھولا یا یہ کہا تیرا رب بھولنے والا نہیں اس شعر کو جو تو نے کہا۔ کعبؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا ''وہ کیا ہے، رسول اللہ'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر سنا دے۔ پس ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ شعر پڑھا:

زعمت سخینة ان ستغلب ربها
ولیغلبن مغلوب الغلاب

ترجمہ: ''یہ قریشی اس خیال سے آئے تھے کہ غلبہ حاصل کرنے میں اپنے ربّ سے مقابلہ کریں گے لیکن سب سے غلبے والی ہستی سے جو مقابلہ کرتا ہے وہ ضرور بالضرور مغلوب ہو کر رہتا ہے۔''

ایک دوسری روایت کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''لقد شکرک اللّٰہ یا کعب علی قولک ھذا ۷؎

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ تیرا شکر ادا کرتا ہے۔ اے کعبؓ۔''

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی حضرت کعبؓ سے بے انتہاء محبت تھی اور ان کے اشعار کو بہت پسند فرماتے تھے۔ اسی لیے ایک روز آپؐ حضرت کعبؓ کے گھر تشریف لے گئے۔ آپؐ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کی خبر ملی تو فرط مسرت سے بے خود ہوگئے۔ بے تابانہ گھر سے باہر آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا استقبال کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا:

''ابوعبداللہ اپنے کچھ اشعار سناؤ''

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم کعبؓ کے لیے باعث شرف وسعادت تھا چنانچہ اپنے متعدد اشعار ذوق وشوق سے سنائے۔ جن کو سن کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے اور فرمایا مزید حضرت کعبؓ نے پھر اپنے کئی اشعار سنائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اور'' انہوں نے پھر حکم کی تعمیل کی اور اپنے کئی اشعار پڑھ کر سنا دیے۔ اس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمائش کر کے اشعار سنے اور پھر ان کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:

'' هذا اشد عليهم من وقع النبل. ۸''

ترجمہ: ''کفار پر ان کی زد تیر سے بھی زیادہ سخت ہے۔''

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بذات خود کسی صحابی کے گھر اشعار سننے کے لیے جانا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اشعار اس قدر پُر تاثیر ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ان کو بہت پسند فرماتے تھے۔

اگرچہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اشعار کا بڑا حصہ ضائع ہوگیا ہے لیکن اس کے باوجود حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اشعار کا ایک کثیر ذخیرہ ہمیں کتب سیرت، کتب مغازی اور شعر و ادب کی کتب میں نظر آتا ہے۔ حضرت کعبؓ کے تمام قصیدے طبع زاد ہیں۔ السامی العانی لکھتے ہیں:

فصدرت قصائده صدر و اطبيعا كما يصدر الضياء عن الشمس ، والعطر عن الزهر. ۹

ترجمہ: ''حضرت کعبؓ کے جتنے قصیدے ہیں سب طبع زاد ہیں جیسے سورج سے روشنی خود بخود پیدا ہوتی ہے
یا جیسے پھولوں سے خوشبو نکلتی ہے۔''

حضرت کعبؓ بن مالک جو کچھ محسوس کرتے ہیں، اس کی ایسی تصویر کشی کرتے ہیں کہ مجسم ہو کر نظر کے سامنے آجاتی ہے۔ آپؓ کا یہ وصف تمام موضوعات پر نمایاں ہے۔ مدح ہو یا تہدید، ہجو ہو یا وصف اپنے فن کے ماہر سمجھے جاتے ہیں۔ ادب قدیم کے مصادر میں اپنی شعر گوئی کے علاوہ شعر پڑھنے کی وجہ سے مشہور ہیں۔ اس لیے عرب آپؓ پر فخر کرتے ہیں اور آپؓ کی تعریف کرتے ہیں اسی لیے آپؓ کی قوم نے اس شعر کی وجہ سے آپ کو باعث افتخار سمجھا ہے:

نصل السيوف إذا قصرن بخطونا
يوما...... وظحقها إذا لم تلحق

ترجمہ: ''ہمارا یہ ہمیشہ معمول رہا ہے کہ اگر تلواریں ہمارے قدم کے ساتھ نہیں چلتیں اور آگے بڑھنے میں
کوتاہی کرتی ہیں تو ہم ان کے پاس پہنچتے ہیں اور انہیں آگے بڑھا دیتے ہیں اور دشمن سے بھڑا دیتے ہیں
(یعنی اگر شمشیر زن کوتاہی کرتے ہیں تو ہم ان میں جوش پیدا کر دیتے ہیں)۔''

یہ بات الاغانی اور الاعلام میں اس طرح بیان ہوئی ہے کہ ایک دن حضرت امیر معاویہؓ نے اپنے ہم نشینوں سے کہا کہ مجھے کوئی ایسا شعر سناؤ۔ جس کی تعریف شاعر کی اپنی قوم کے کسی آدمی نے کی ہو تو روح بن زنباع نے حضرت کعبؓ کا مندرجہ بالا شعر پڑھا۔ حضرت معاویہؓ نے فرمایا تو نے سچ کہا۔[۱۰]

شعراء کے کلام کو قوت بیان اور جودت کلام جیسی خوبیاں مقبول بناتی ہیں۔ حضرت کعبؓ کے کلام میں یہ خوبیاں مکمل توانائیوں کے ساتھ موجود ہیں۔ آپؓ کے اشعار فصیح و بلیغ ہیں۔ خوبصورت تشبیہات اور استعارات نے ان پر چار چاند لگا دیے ہیں۔ سادہ زبان استعمال کرتے ہیں، اس لیے قاری کو سمجھنے میں کوئی الجھن درپیش نہیں ہوتی۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کلام میں تقریباً تمام اصناف سخن پر طبع آزمائی کی گئی ہے۔ اس کے ساتھ آپؓ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار ان دو شعراء میں ہوتا ہے جنھوں نے تلوار اور زبان دونوں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کی ہے۔

آپؓ نے شاعری کو اپنا ذریعہ معاش نہیں بنایا۔ بلکہ آپؓ نے اپنی شاعری کے ذریعہ اسلام کے جاہ وجلال، عزت و آبرو کی حفاظت کی ہے۔ آپؓ کی شاعری پاکیزہ ہے۔ آپؓ کی شاعری بے حیائی سے پاک ہے کیونکہ آپؓ نے خود بھی پاکیزہ زندگی گزاری ہے اس کی جھلک آپؓ کی شاعری میں بھی نظر آتی ہے۔

حضرت کعبؓ بن مالک اپنے اشعار میں مدح خوب کہتے ہیں اور مبالغہ سے دور رہتے ہیں۔ مدح میں وہی امور بیان کرتے ہیں جو ممدوح میں واقعی پائے جاتے ہیں۔ ان کے اشعار میں اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، صحابہ کرامؓ اور مسلمان کی تعریف کا بیان کی گئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

اطعناه لم نعدله فینا بغیره
شهابا لنا فی ظلمة الیل هادیا [۱۱]

ترجمہ: ''ہم نے ایک ایسے شخص کی اطاعت کی ہے جس کے برابر ہم کسی کو نہیں سمجھتے جو رات کی تاریکی میں
شہاب ثاقب کی طرف راستہ بتانے والے ہیں۔''

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فخر اپنی ذات کے لیے نہیں ہے نہ اپنی قوم کو ممتاز کرتے نظر آتے ہیں۔ نہ ہی اپنی نسل کی شرافت بیان کرتے ہیں بلکہ آپ فخر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ذوالجلال ہونے پر، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خدا کے رسول ہونے پر، مسلمانوں کی جماعت پر، دین اسلام پر، مسلمان شہداء پر اور فرشتوں کی مدد پر جو اللہ تعالیٰ نے جنگ بدر کے موقع پر فرمائی تھی۔ اس شعر میں اللہ تعالیٰ کی مدد فرمانے پر فخر کرتے ہیں:

اذا غایظونا فی مقام أعاننا
علی غیظهم نصر من اللّٰه واسع [۱۲]

ترجمہ: ''جب بھی اور جہاں بھی انہوں (کفار) نے ہم پر غیظ وغضب کا اظہار کیا تو اللہ تعالیٰ نے ہماری
مدد فرمائی اور ان کے غیظ وغضب پر اللہ تعالیٰ کی وسیع نصرت غالب تھی۔''

آپؓ کی ہجو میں سب وشتم نہیں ہے اور نہ ہی قذف (تہمت) ہے بلکہ آپؓ اگر کسی کی ہجو کرتے ہیں تو اس سے ان کا مقصد ان کو راہ راست پر لانا ہوتا ہے۔ جب کفار قریش کے شاعروں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، صحابہ کرام اور مسلمانوں

کی ہجو کہنی شروع کی تو اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت دکھ پہنچا۔ اس کے بعد آپؐ نے مسلمانوں کو کفار کے جواب میں ہجو کہنے کی اجازت مرحمت فرما دی۔ جنگ احد کے موقع پر عمرو بن العاص کے اشعار کا جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں:

لنا حومة لا تستطاع يقودها

نبي أتى بالحق عف مصدق

ألا هل اتى أفناء فهر بن مالك

مقطع اطراف وهام مفلق ۱۳؎

ترجمہ: ''ہمارا ایک معظم مقام ہے جس پر کوئی حملے کی تاب نہیں لاسکتا، اس کی قیادت وہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کر رہا ہے جو ہمارے پاس حق لایا ہے۔ عفیف اور صادق ومصدوق ہے۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ فہر بن مالک کے کٹے ہوئے ہاتھ مختلف قبائل کو پہنچے ہیں۔''

حضرت کعبؓ بن مالک نے کوئی مرثیہ اپنے خاندان والوں کے لیے نہیں کہا۔ انہوں نے جتنے مرثیہ کہے ہیں وہ صحابہ کرام اور مسلمانوں کی شہادت پر کہے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال پر کہے ہیں۔ وہ اپنے مرثیہ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ قاری آپؐ کے سوز واضطراب کو اپنے سینہ میں محسوس کرتا ہے۔ السامی العانی لکھتے ہیں:

''حضرت کعبؓ بہت حساس، بڑے مہربان، زیادہ رنج کو محسوس کرنے والے، بہت دردمند، بہت آنسوؤں کے بہانے والے اور حسرات میں دل کو پگھلانے والے ہیں ان کے اشعار سے دل میں رنج وغم پیدا ہوتا ہے۔'' ۱۴؎

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات پر جب غم سے نڈھال ہوئے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان سے یہ شعر ادا ہوئے:

ياعين فابكي بدمع ذرى

لخير البرية والمصطفى

وبكي الرسل و حق البكاء

عليه لدى الحرب عند اللقا ۱۵؎

ترجمہ: ''اے آنکھ اپنے بہترین آنسوؤں کے ساتھ، اشکبار ہو۔ اس مرنے والے کے لیے جو مخلوقات میں سب سے اچھے اور برگزیدہ تھے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو رو جب لڑائی سر پر آ گئی تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رونا ہی چاہیے۔ حضرت کعبؓ کے اشعار پر نظر ڈالیں کو محسوس ہوتا ہے کہ وہ کسی بھی صنف میں پیچھے نہیں رہے۔ جہاں انہوں نے فخر بیان کیا ہے تو اس کے ساتھ مدح بھی خوب کہی ہے۔ اشعار کے ذریعہ دشمن کو ڈرانے میں ان کو ملکہ حاصل ہے۔ ہجوگوئی بھی خوب کرتے ہیں۔ تضحیک آمیز الفاظ استعمال نہیں کرتے۔

ان کے اشعار قرآن کے تابع ہیں۔ دین اسلام سے ہٹ کر کوئی بات بیان نہیں کرتے۔ اس بات کا خاص خیال رکھتے ہیں کہ اشعار میں کوئی ایسی بات بیان نہ ہوجائے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناراض ہوجائیں۔ ان کے مرثیہ بھی بہت غمناک ہوتے ہیں۔ ان کے مرثیوں میں یہ خاص بات ہے کہ جہاں غم کا پہلو بیان کرتے ہیں، وہیں حوصلہ

بھی بڑھانا شروع کر دیتے ہیں۔اس لیے قاری غمگین ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے اندر ایک نیا ولولہ بھی محسوس کرتا ہے۔

آپؓ کا کلام ایک نہر کی مانند ہے جو جاری و ساری ہے۔کہیں بھی خلا محسوس نہیں ہوتا۔ پڑھنے والے کو ایسا سرور بخشتا ہے۔جیسے باغ میں کلیاں کھل رہی ہوں۔آپؓ کا کلام فضا کو اس طرح روشن کر دیتا ہے، جیسے اندھیری رات میں جلنے والا چراغ۔ آپؓ دنیا میں موجود نہیں ہیں لیکن آپ کا کلام زندہ ہے اور اپنے دلفریب بیان و نادر صفات میں زبان حال سے پکارتا ہے کہ کعبؓ زندہ ہیں۔

## حواشی:

۱۔ ابن عبدالبر ابوعمر یوسف بن عبداللہ بن محمد، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ج ۳ (مصر، مطبعہ نہضہ) ،ص: ۱۳۲۴ھ، الصفدی، صلاح الدین خلیل بن ابیک: نکت الھمیان فی نکت العمیان، (مطبعہ الجمالیہ مصر، ۱۳۲۹ھ/۱۹۱۱ء) ،ص: ۲۳۱

۲۔ الذہبی شمس الدین محمد بن عثمان: سیر اعلام النبلاء،مصر، دارالمعارف،۲: ۰۳۷۶

۳۔ ابن قدامۃ المقدسی، موفق الدین عبداللہ: الاستبصار فی نصب الصحابۃ من الانصار، دارالفکر،ص: ۱۶۰

۴۔ الجمحی ، ابوعبداللہ محمد بن سلام، طبقات الشعراء، مدینہ مطبعہ بریل، ۱۹۱۳ء،ص: ۸۶

۵۔ ابن ہشام: سیرۃ النبی، دارالفکر،۲: ۴۸

۶۔ بغدادی، صفی الدین، عبدالمومن بن عبدالحق، خزانۃ الادب، بولاق، ۱۸۸۲ء، ۱: ۲۰۰

۷۔ ابن ہشام: سیرۃ النبی، ۳: ۲۹۰، السیوطی، جلال الدین، الازہر، مصر، ۲: ۱۹۷

۸۔ عبدالعزیز رفاعی: کعب بن مالک، مکتبہ صغیر، ۱۳۹۷ھ/۱۹۷۷ء،ص: ۵۱

۹۔ السامی العانی: دیوان کعب بن مالک، قاہرہ ۱۹۶۹ء،ص: ۸۱

۱۰۔ اصبہانی ، الاغانی، بیروت دارالفکر ۱۹۶۳ء، ۱۶: ۲۳۴، خیرالدین الزرکلی: الاعلام ، ۶: ۸۵؛ المرزبانی، ابوعبداللہ محمد بن عمران: معجم الشعراء، القاہرہ، ۱۳۵۴ھ،ص: ۳۴۶

۱۱۔ دیوان کعب بن مالک،ص: ۲۹۱

۱۲۔ ابن ہشام، سیرۃ النبی، ۳: ۲۹۴، دیوان کعب بن مالک،ص: ۱۶۹

۱۳۔ ایضاً، ۳: ۱۱۲، ایضاً،ص: ۲۴۲

۱۴۔ دیوان کعب بن مالک،ص: ۱۲۱

۱۵۔ دیوان کعب بن مالک،ص: ۱۷۳